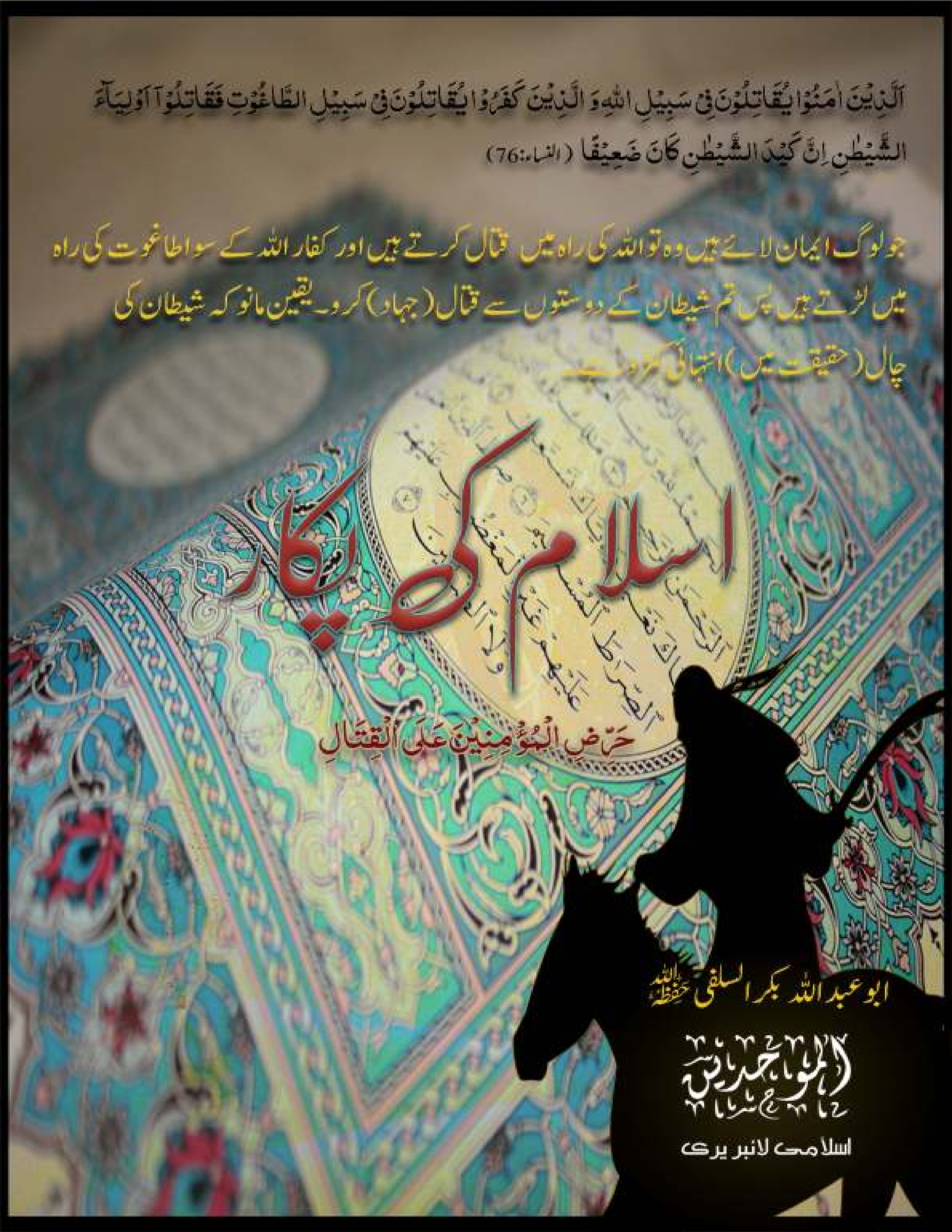


اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ
الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (النساء:76)
جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور کفار اللہ کے سوا طاغوت کی راہ
میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے قتال (جہاد) کرو۔ یقین مانو کہ شیطان کی
چال (حقیقت میں) انتہائی کمزور ہے۔
اسلام کی پکار
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ
ابو عبداللہ بکر السلفی حفظہ اللہ
الموحدین
اسلامی لائبریری

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا(النساء:76)

جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور کفار اللہ کے سوا طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے قتال (جہاد) کرو۔ یقین مانو کہ شیطان کی چال (حقیقت میں) انتہائی کمزور ہے۔

اسلام کی پکار

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ

(مرتب)

ابو عبد اللہ بکر السلفی حفظہ اللہ



اخوانکم فی الاسلام
Website: http://www.muwahhideen.tk
Email : info@muwahhideen.tk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آج کے زمانے میں مسلمان اگر امت مسلمہ کی کربناک حالت پر نظر ڈالیں تو پھر راسخ العقیدہ مسلمان کا دل ضرور پریشان ہو گا اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں گے۔ آج کے دور میں شریعت محمدی ﷺ مفقود ہے۔ حلال اور حرام کی تمیز ختم ہو چکی ہے۔ مسلمانوں میں خوف، بزدلی، کسالت اور سستی نے اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں وہ کفار جو مسلمانوں کے نام سننے سے کانپ اٹھتے تھے آج وہی کافر متحد ہو کر مسلمانوں سے جنگ کر کے ان پر اپنے کفری قوانین نافذ کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے اخلاق و تہذیب عادات اور ثقافت کو اپنے پاؤں تلے روندڈالا ہے، ان کی املاک اور جائیدادیں لوٹ کر اپنے خزانے بھر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی عزت اور ناموس پر ہاتھ ڈالا۔ لیکن اتنے ظلم اور بربریت کے باوجود پھر بھی مسلمان غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں اور ان پر کفری طاقتیں مسلط ہیں۔ اکثر مسلمان جہاد سے گھبراتے ہیں کچھ مسلمان ایسے ہیں جن کے دلوں میں جہاد کا جذبہ موجزن ہے اور وہ اللہ جل جلالہ کے راستے میں قربانی دینے کیلئے میدان جہاد میں کود پڑے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس خطرناک اور نازک وقت میں عوام تو کجا بہت سے علماء حضرات بھی جہاد کرنے سے کتراتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض شیخ القران اور شیخ الحدیث حضرات فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ جہاد فرض کفایہ ہے، کچھ علماء حضرات کہتے ہیں کہ یہ جہاد صرف عراقی اور افغان عوام پر فرض ہے، کچھ کہتے ہیں کہ جہاد کیلئے امیر نہیں، کچھ کہتے ہیں کہ ساز و سامان نہیں، کچھ کہتے ہیں کہ ہجرت کے لیئے جگہ نہیں، بعض تبلیغ کیلئے سہ روزہ، چالیس دن، چہار ماہ یا ایک سال لگادینے کو جہاد کہتے ہیں۔ جہاد کے بارے میں جتنی قرانی آیتیں اوراحادیث نبویہ وارد ہو چکی ہیں ان سب کو اس بدعی تبلیغ پر چسپاں کرتے ہیں۔ جہاد کو دین اور مسلمان امت کے لیئے نقصان دہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اصل جہاد یہی تبلیغ کا کام ہے جو ہم ہی انجام دے رہے ہیں۔ جہاد کے بارے میں جتنے نصوص ہیں ان سب میں تحریف کر کے تبلیغ کے لئے مختص کرتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل جہاد سے منکر ہیں اور کافروں کیلئے راستہ ہموار کر رہے ہیں۔ کفار کو یہ بتاتے ہیں کہ اسلام میں جہاد نہیں صرف تبلیغ میں وقت لگانا ہے جہاد کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مجاہدین سے دشمنی کرتے ہیں، اگر کہیں مجاہدین کفار پر حملہ کر دیں اور انہیں نقصان پہنچائیں تو یہ حضرات کفار کے ان نقصانات پر ناراض اور خفا ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے آپ کو عاشقان رسول کہتے ہیں لیکن یہ بھی جہاد کو اچھا نہیں سمجھتے۔ صرف چند باتوں کو اپنی زندگی کا مقصد بنا کر اسے دین تصور کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جو بھی کہتے ہیں دراصل یہ جہاد سے منہ موڑنے کیلئے بہانہ اور حیلہ سازی ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ جہاد پوری امت مسلمہ پر فرض عین ہے اور جس نے بھی کلمہ شہادتین کا اقرار کیا ہے اس پر جہاد فرض عین ہو چکا ہے، اس میں عورت، مرد، عالم، جاہل، مسلح اور

غیر مسلح سب کے سب شامل ہیں اور سب پر یکساں جہاد فرض ہو چکا ہے، انہیں چاہیے کہ امریکہ، اس کے اتحادی اور ان کے نام نہاد مسلم حکمرانوں کے خلاف جہاد جاری رکھیں۔

شرعی جہاد اور جہاد کی فرضیت: کفر کے خلاف اپنی طاقت کے مطابق زبان، ہاتھ اور مال سے جہاد کرنا۔

اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ:216)

تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے گو وہ تمہیں ناپسند ہو اور بہت ہی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو کیونکہ (حقیقت) اللہ ہی خوب جانتا ہے تم نہیں جانتے ہو۔

اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (البقرہ:244)

اور اللہ کی راہ میں قتال کرو اور یقین رکھو اس بات کا کہ اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ (التوبہ:5)

مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کر دو، انہیں گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کرو اور انکی تاک میں ہر گھاٹی میں بیٹھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ (التوبۃ:29)

(اے ایمان والو) تم ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں جانتے اور نہ دین حق (اسلام) قبول کرتے ہیں جو اہل کتاب میں سے ہیں (ان سے قتال کرو) یہاں تک کہ وہ چھوٹے بن کر رہیں اور اپنے ہاتھ سے تمہیں جزیہ ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ فرمان ہیں: قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ(التوبۃ:24)

آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمایا ہے، اور وہ تجارت جس میں نقصان ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو، یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

ابن النحاس الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس آیت میں ان لوگوں کیلئے دھمکی اور تخویف ہے جو جہاد نہیں کرتے اور اپنے اہل اور مال کے ساتھ آرام کرتے ہیں۔

قتال اور جہاد کی فرضیت کے بارے میں احادیث رسول اللہ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس وقت تک کفار کے ساتھ قتال کروں جب تک کہ وہ " لا الہ الا اللہ " کا اقرار نہ کرلیں، جب انہوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا تو انہوں نے اپنا خون اور مال مجھ سے محفوظ کرالیا مگر اس کلمہ کے حق میں (شرعی حدود جیسا کہ قصاص وغیرہ) ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (حدیث متواترۃ صحیح البخاری 6924، مسلم کتاب الایمان:33)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر قتال فرض ہے ہر امیر کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اور نماز بھی تم پر فرض ہے ہر نیک مسلمان اور فاجر امام کے پیچھے خواہ بڑے گناہوں کا مرتکب کیوں نہ ہو۔ (اخرجہ الدارقطنی:2/65رقم1740)

بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان کے ہاتھوں پر اسلام لانے کی بیعت کرلوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے کچھ شرائط رکھی کہ میں کلمہ توحید (یعنی، لا الہ الا اللہ کا) اقرار کروں، پانچ وقت کی نماز ادا کروں، رمضان کے مہینے کے روزے رکھوں، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کروں، حج کروں اور اللہ کی راہ میں جہاد کروں۔ میں نے رسول

اللہ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں ان میں سے دو کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ زکوٰۃ تو اس لئے نہیں دے سکتا کہ میرے پاس صرف دس اونٹنیاں ہیں جو میرے اہل عیال کے دودھ کی ضرورت پوری کرنے اور بار اُٹھانے کیلئے کام آتی ہیں۔ رہ گیا جہاد تو اس کے بارے میں اصحاب کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جو شخص میدان جہاد سے بھاگ نکلا وہ اللہ کے غضب میں مبتلا ہو گیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہیں ہو جائے کہ جنگ کے وقت مرنا پسند نہ کروں اور میدان سے بھاگ جاؤں، رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے میری ان باتوں کو سن کر میرے ہاتھ کو جھٹک کر فرمایا: اگر زکوٰۃ اور جہاد نہ ہو تو پھر جنت میں کس عمل پر داخل ہوگے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے ساتھ بیعت کرتا ہوں میں نے ساری کی ساری مذکورہ شرطوں کے ساتھ بیعت کرلی۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مشرکوں کے ساتھ جہاد کرو اپنے مال، نفس اور زبان کے ذریعہ۔

(ابوداود: 22/3، واسنادہ علی شرط مسلم، والنسائی 7/6، واحمد: 124/3، والدارمی: 213/2، وابن حبان باب الجہاد صفحہ: 390)

(وضاحت) یہ حدیث اس بات پر صریح دلیل ہے کہ ان مشرکوں، امریکیوں اور اس کے اتحادیوں کے خلاف اپنے مال کے ساتھ جہاد کرنا واجب ہے یعنی اپنے مال سے کفار کے خلاف لڑنے کیلئے مجاہدین کے لئے ہتھیار خریدنا، لباس، زادراہ اور دیگر ضروریات مہیا کرنا یہ سب کے سب مالی جہاد میں شامل ہیں، اسی طرح زبان سے ان کفار کا رد اور مذمت بیان کرنا، ان کی شکست کے بارے میں تبلیغ کرنا ان کے قانون کی مذمت کرنا یہ سب کے سب زبانی جہاد کے زمرے میں آتے ہیں جو ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ اسی طرح ان کے خلاف میدان جہاد میں جاکر جنگ کرنا بہترین جہاد ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کے آٹھ ستون ہیں۔ شہادتین (یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) نماز، زکوٰۃ، حج، جہاد، رمضان کے مہینے کے روزے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، وہ آدمی خسارے میں پڑ گیا جس نے اسلام کے ان ستونوں میں سے کسی ایک ستون کا انکار کیا۔ (المصنف ابن ابی شیبہ: 352/5، وعبدالرزاق: 173/5، واسنادہ صحیح)

(جہاد کی اقسام) اس سے پہلے کہ جہاد کے حکم کے بارے میں معلومات فراہم کریں یہ ضروری ہے کہ ہم فرض عین اور فرض کفایہ کو سمجھ لیں۔

1 **(فرض کفایہ)** اذاقام بہ من فیہ کفایۃ سقط الحرج والاثم عن الباقین، فان ترکہ الجمیع آثموا (مشارع الاشواق:98/1)
جب چند افراد شارع (ﷺ) کی طرف سے عائد حکم پر عمل کریں تو دوسروں کے ذمے سے اس کا گناہ اور حرج ساقط ہو جائے گا، لیکن اگر سب لوگوں نے اسے چھوڑ دیا تو سب مسلمان گنہگار ہوں گے۔

(فرض عین) فرض عین اسے کہتے ہیں کہ دوسرے شخص کے کرنے سے یہ عمل اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہو گا۔ بلکہ ہر شخص پر لازمی ہے کہ یہ عمل خود سر انجام دے جیسا کہ نماز، روزہ اور دیگر فرائض۔

(جہاد دو طرح کا ہے) 1 جہاد الطلب 2 جہاد الدفع

1 **(جہاد الطلب)** (یعنی کافر ملکوں کے اندر جہاد کرنا) کافر ممالک پر مسلمان مجاہدین سال میں ایک بار حملہ کر دیں تا کہ کفار مسلمانوں کو تنگ یا تکلیف پہنچانے کے قابل نہ رہیں، فرض کفایہ جہاد یہ ہے، کہ مسلمان کم از کم اپنی سرحدوں سے کفار پر حملہ کریں اور انہیں ڈرائیں، مسلمانوں کے امام پر لازم ہے کہ اس طرح کے حملے کیلئے مجاہدین روانہ کرے، ایسے حملے سال میں ایک یا دو بار ضرور ہونے چاہئیں، اگر ایسا نہ کیا گیا تو مسلمان گنہگار ہوں گے۔ لہٰذا علمائے اصول فرماتے ہیں کہ جہاد ایک طاقتور اور مضبوط دعوت ہے جو ہر مسلمان پر حسب استطاعت واجب ہے، یہاں تک کہ صرف اور صرف مسلمان رہ جائیں، یا کافر وہ بھی اس شرط پر کہ وہ جزیہ دیں اور ذمی بن جائیں۔ (ابن عابدین 38/3 تحفۃ المحتاج علی المنہاج 213/9)

مختصر یہ کہ اس طرح کا جہاد فرض کفایہ ہے جو بعض مجاہدین کے انجام دینے سے دوسرے مسلمانوں کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا۔

2 **(جہاد الدفع)** یعنی مسلمانوں کے علاقوں سے کفار کو روکنا۔ یہ جہاد فرض عین ہے بلکہ تمام فرائض میں اسکا پہلا مقام اور مرتبہ ہے، ایسا جہاد ذیل کی حالتوں میں متعین ہے۔

(پہلی حالت) جب کفار) امریکہ ،اور اس کے اتحادی)مسلمانوں کے کسی علاقہ یا شہر پر حملہ آور ہو جائیں اور اس پر اپنا قبضہ جمالیں۔

(دوسری حالت) جب کفار اور مسلمانوں کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔

(تیسری حالت) جب کفار مسلمانوں کے کچھ افراد کو پکڑ کر قید کرلیں۔

کفار کا مسلمانوں کے علاقوں میں گھس آنا: اس حالت میں سلف اور خلف کے علماء، چاروں مذاہب کے فقہاء، محدثین اور مفسرین ہر زمانے میں اس بات پر متفق رہ چکے ہیں کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کے تمام افراد پر جہاد فرض عین ہے۔ اولاد پر اپنے والدین، عورت پر اپنے شوہر، اور مقروض پر اپنے قرض خواہ کی اجازت کے بغیر جہاد ضروری ہے۔ اگر ایسی حالت میں مسلمانوں نے سستی سے کام لیا اور جہاد کیلئے نہ نکلے تو انہوں نے فرض عین کو ترک کر دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قتال الدفع کا حکم بہت اشد اور سخت ہے اس لیئے کہ ایک ایسے دشمن کو روکنا جو مسلمانوں کی عزت، ناموس دین اور آزادی پر حملہ آور ہو چکا ہے فرض عین ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے، پس اس دشمن (یعنی جس طرح آج مسلمانوں کا بڑا دشمن امریکہ اور دوسری کافر طاقت ہیں) جو دین او دنیا کو فاسد کرتے ہیں ایمان کے بعد جہاد سے بڑھ کر کوئی چیز واجب نہیں، ایسے جہاد کیلئے زاد راہ کی کوئی شرط نہیں بلکہ ہر مسلمان کو اپنی طاقت کے مطابق اپنا دفاع کرنا ہو گا۔ (اختیارات العلمیۃ 806,4 ملحق بالفتاوی الکبری)

یہ بات چاروں مذاہب کے اقوال سے ثابت ہے کہ مسلمانوں پر اس وقت جہاد فرض عین ہے

1 **(مذہب ابو حنیفہ)** علامہ ابن عابدین شامی کہتے ہیں: جب کافر افواج مسلمانوں کے کسی سرحد پر حملہ آور ہو جائیں تو اس صورت میں تمام مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے نماز اور روزہ کی طرح جس کا چھوڑنا مسلمانوں کے لیئے کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ (حاشیہ ابن عابدین 2/238)

(وضاحت) اس وقت تو بات مسلمانوں کی سرحدوں سے اتنی آگے نکل گئی ہے کہ پوری امت مسلمہ کے شہر اور علاقہ، وحشی اور فاسد امریکہ، اور اس کے اتحادیوں کے تسلط میں آگئے ہیں کیا اب بھی جہاد فرض عین نہیں ؟!

2 **(مذہب مالکیہ)** اگر کفار مسلمانوں پر ناگہانی حملہ کریں تو ان کے خلاف عورت، غلام اور بچہ پر بھی جہاد کرنا فرض عین ہو جاتا ہے، اگرچہ ان کے ولی، شوہر یا قرض خواہ کی طرف سے انہیں اجازت نہ ہو مگر پھر بھی انہیں ان کی اجازت کے بغیر جہاد کیلئے نکلنا واجب ہے۔ (حاشیہ الدسوقی: 2/174)

3 **(مذہب شافعیہ)** علامہ الرملی کہتے ہیں: اگر کفار ہمارے شہر میں داخل ہوئے اور ہمارے اور ان کے درمیان شرعی قصر کے مسافت سے کم فاصلہ ہو تو اس شہر کے باشندوں پر ان کے خلاف لڑنا اور اپنے شہر کا دفاع کرنا واجب ہے۔ اس حالت میں ان لوگوں پر بھی جہاد لازم ہو جاتا ہے جن پر پہلے جہاد لازم نہ تھا مثلا فقیر، بچہ، غلام قرض دار اور عورت۔ (نہایۃ المحتاج: 8/58)

(وضاحت) نماز کیلئے قصر مسافت کا اندازہ تو کجا اب تو کفار نے مسلمانوں کے علاقوں پر مکمل قبضہ کر رکھا ہے: مثلاً افغانستان، عراق، پاکستان اور ان جیسے دوسرے ممالک، یہ کفار ان علاقوں کو طاقت کے ذریعہ اپنے زیر تسلط لے آئے ہیں۔ کیا اب بھی جہاد کیلئے ہمیں وسائل چاہیے۔

4 **(مذہب حنبلیہ)** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب دشمن (کفار) مسلمانوں کے کسی شہر پر حملہ آور ہو جائیں تو اس میں شک نہیں کہ ان کا نکالنا اور ان کے خلاف لڑنا واجب ہے قریب کے لوگوں پر، یا ان کے قریب جتنے لوگ موجود ہوں، کیوں کہ مسلمانوں کی سارے شہر ایک شہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تو ان حملہ آور دشمن کے خلاف جہاد کرنے کیلئے نکلنا بلاشک اپنے والدین اور قرض خواہ کی اجازت کے بغیر واجب ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال اس بارے میں صریح ہیں۔ (الاختیار لعلمیۃ من الفتاوی الکبری 4/608)

چاروں مذاہب کے فقہاء کے اقوال سے معلوم ہوا کہ، آج کے دور میں امریکہ نے مسلمانوں کے تقریباً تمام علاقوں پر کسی نہ کسی طریقے سے قبضہ کر رکھا ہے۔ اور ان چاروں مذاہب کے اقوال کی روشنی میں جہاد فرض عین ہے، اور تمام مسلمانوں خواہ مرد ہو

یا عورت، غلام ہو یا بچہ سب پر جہاد فرض عین ہے انہیں چاہیئے کہ اپنی طاقت کے مطابق جہاد میں شریک ہو جائیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی انسان کو اپنی طاقت سے زیادہ کام کرنے کیلئے مکلف نہیں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن کریم میں ان لوگوں کے بارے میں عذاب کا ذکر کیا ہے جو جہاد کے لئے اپنے گھروں سے نہیں نکلتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ(التوبۃ: 39)

اگر تم (جہاد کے لئے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا، اور تم اللہ کو کوئی بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

(وضاحت) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کو اپنے دردناک عذاب سے ڈرایا ہے جو جہاد کو نکلنے کیلئے حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے کاروبار میں مصروف ہیں، یا ہم تو علماء ہیں اور مدرسوں میں تدریس کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کا ترجمہ لوگوں کو سناتے ہیں۔ اس طرح کے دوسرے بہانے جو عوام اور خواص پیش کرتے چلے جارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اوپر مذکورہ آیت میں ان ساری معذرتوں کو مسترد کرکے جہاد کو فرض عین قرار دیا ہے۔ جو لوگ اس وقت بھی کفار خصوصاً امریکہ کے خلاف جس نے افغانستان اور عراق پر ناروا قبضہ کر رکھا ہے جہاد کیلئے تیار نہیں ہوتے ہیں وہ لوگ اس آیت کی رو سے عذاب کے مستحق ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کفار نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے: ﴿وان استنصروا کُم فی الدین فعلیکم النصر﴾ اگر یہ مسلمان جن پر کفار نے حملہ کیا ہے تم سے امداد طلب کریں تو تم پر ان کا تعاون کرنا واجب ہو گا، جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امر کیا ہے کہ جب کوئی مظلوم مسلمان آپ سے تعاون چاہے تو ان کی حسب طاقت مالی اور جانی مدد کرو، خواہ زیادہ ہو یا کم۔ پیدل کی صورت میں ہو یا سواری کی صورت میں، جیسا کہ جب غزوہ خندق میں کفار نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں سے کسی بھی فرد کو جہاد سے رک جانے کی اجازت نہیں دی۔ (مجموع الفتاوی 28/358)

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ جہاد کیلئے نکلے وہ ایک آنکھ سے محروم تھے۔ کسی نے کہا: آپ تو بیمار ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب کو جہاد کیلئے حکم دیا ہے خواہ وہ خفاف ہو یا ثقال (یعنی تم کوچ کرو، چاہے نقل و حرکت تم پر بھاری ہو یا ہلکی) اگر میں جہاد نہ کر سکا تو کم از کم مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تو بڑھا سکتا ہوں نیز ان کی مال و متاع کی حفاظت تو کر سکتا ہوں۔(قرطبی:8/150)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: نہیں ہجرت فتح کے بعد مکے سے مدینے کی طرف مگر جہاد اور نیت ہے (یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہیگا) اور جب تم سے جہاد کیلئے نکلنے کو کہا جائے تو جہاد کے لیئے نکلو۔(صحیح البخاری:54)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ہر وہ شخص جس کو مسلمانوں کی کمزوری کا علم ہو گیا کہ کفار کے مقابلے میں وہ کمزور ہیں اور وہ اس بات سے بھی واقف ہے کہ عنقریب کفار مسلمانوں پر غلبہ حاصل کریں گے۔ یہ شخص مسلمانوں کے ساتھ تعاون کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ تعاون کرے اور جہاد کیلئے اپنے گھر سے نکلے۔(فتح الباری:6/30)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کریں اور اپنے مال کی زکوٰۃ دیں۔ جب انہوں نے یہ کام انجام دیا تو انہوں نے مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرا لیا۔ مگر اسلام کے حق میں، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔(حدیث متواتر متفق علیہ والاربعۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ: الصحیحۃ 407 و صحیح الجامع 1370)

جب تک کہ ساری دنیا کے مشرک اور کفار اسلام کے آگے سر جھکا نہ دیں تو انہیں اتنا ذلیل کیا جائے گا کہ وہ مسلمانوں کو جزیہ (ٹیکس) دینے کیلئے آمادہ ہو جائیں، اگر وہ اسلام قبول نہ کریں اور جزیہ دینے سے بھی انکار کر دیں تو پھر ان کے خلاف جہاد اور قتال فرض عین ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ (التوبہ 29)

(اے ایمان والو) تم ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں جانتے اور نہ دین حق (اسلام) قبول کرتے ہیں جو اہل کتاب میں سے ہیں (ان سے جہاد کرو) یہاں تک کہ وہ چھوٹے بن کر رہیں اور اپنے ہاتھ سے تمہیں جزیہ ادا کریں۔

کمزور مسلمانوں سے تعاون کرنا: جب تک کہ عالم اسلام میں کفار کی طرف سے کسی ایک مسلمان پر ظلم و ستم کا سلسلہ جاری ہو تو اس کو کفار کے چنگل سے نجات دلانے کے لیئے جہاد فرض عین ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (النساء:75)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور ان معصوم بچوں کے چھٹکارے کے لئے جہاد نہ کرو؟ جو یوں دعائیں مانگ رہے ہیں کے اے ہمارے پروردگار! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور ہمارے لئے خود اپنے پاس سے کوئی حمایتی مقرر کر دے اور ہمارے لئے خاص اپنے پاس سے مددگار بنادے۔

(مسلمان شہیدوں کا انتقام لینا) سن 8 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو بصرہ کے حاکم کیلئے ایک خط دیا۔ راستے میں شرجیل بن عمرو غسانی نے جو قیصر کی طرف سے شام میں بلقاء کے علاقے کا گورنر تھا اسے پکڑ کر شہید کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی شہادت کی خبر پہنچی تو بہت پریشان اور دلگیر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ کی قیادت میں تین ہزار مجاہدین جہاد کے لیئے تیار کیئے، اتنی بڑی لشکر غزوہ خندق کے علاوہ کسی اور جنگ کے لیئے تیار نہیں کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جس مقام پر حارث بن ازدی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا ہے وہاں جا کر پہلے اس علاقے کے رہنے والوں کو اسلام کی دعوت دیں، اگر اسلام کی دعوت کو قبول کیا تو بہتر ورنہ اللہ تعالیٰ سے امداد اور نصرت کی دعا مانگیں اور ان کے خلاف جنگ کا آغاز کریں، یہ جنگ جنگ موتہ کے نام سے مشہور ہے جو تین ہزار مجاہدین نے دو لاکھ کفار کا بے جگری سے مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے تین امیر پے در پے شہید ہوئے۔ اور پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (سیف اللہ) نے مسلمان مجاہدین کی قیادت سنبھالی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح اور کامیابی سے ہمکنار کیا۔ (الرحیق المختوم)

(اے سلام کے دعوے دارو!) کب تک تم خواب غفلت میں پڑے رہو گے؟ آخر اللہ جل جلالہ کو کیا جواب دو گے۔ اللہ کے حضور میں قرآن کریم تمہارے خلاف گواہی دے گا۔؟

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (التوبۃ:15,14)

ان سے جنگ کرو، اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل کرے گا، تمہیں ان پر فتح دے گا اور مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ اور ان (مسلمانوں) کے دلوں کا غصہ ٹھنڈا کر دے گا اور اللہ جس پر چاہتا ہے ﴿رحمت سے﴾ توجہ فرماتا ہے۔ اللہ خوب علم، حکمت والا ہے۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور ان کے حامیوں کے ساتھ جہاد کی چھ بشارتوں کا ذکر کیا ہے۔

1 یہ کہ تم کفار کو اپنے ہاتھوں سے عذاب دو۔

2 یہ کہ اللہ انہیں رسوا اور ذلیل کریں گے۔

3 یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

4 یہ کہ مومنوں کے دل ٹھنڈے کر دے گا۔ (ایسا نہ ہو کہ بسترہ اٹھانے والوں کی طرح کہ جب کوئی باغی ہلاک ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ کلمہ کے بغیر کیوں مرا) کامل مومن اس وقت بن سکتا ہے کہ کافر کے ہلاک ہو جانے پر اس کا دل ٹھنڈا ہو جائے۔

5 یہ کہ کافروں کے دلوں سے غصہ ختم ہو جائے۔

6 یہ کہ کچھ کفار ایمان لے آئینگے۔

رسول اللہ ﷺ نے سن 6 ہجری میں مکے کے قریش کے ساتھ دس سال کیلئے صلح کی اس صلح میں رسول اللہ ﷺ نے کچھ شرائط ان کی بھی قبول کیں جن پر مسلمان خوش نہ تھے۔ لیکن جب مکہ کے قریش نے سن 8 ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف بنو خزاعہ قبیلے کے ساتھ فوجی کاروائی میں حصہ لیا اور صلح کے اس معاہدے کو توڑ ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے دس ہزار جانبازوں کو تیار کر کے مکے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں مکہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔

☆ جب تک کہ اسلام غالب اور کفر مغلوب نہ ہو گیا ہو مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہے۔

ہر کسی کو پتہ ہے کہ عالم کفر اس وقت مسلمانوں پر غالب ہے، نام نہاد اسلامی ملکوں میں ان کا نظام لاگو ہے۔ ان نام نہاد اسلامی ممالک میں ان کفار کے پٹھو اور غلام، حکومت کے سربراہ ہیں۔ سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور کچہری میں ان کا قانون نافذ ہے۔

کیا اس کے باوجود جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں پھر بھی مسلمانوں پر جہاد فرض عین نہیں؟ تعجب ہے ان مسلمانوں پر جو اس حالت میں بھی جہاد کو فرض عین نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اس وقت جہاد فرض کفایہ ہے۔

☆ جب تک کفار کی موجودہ حکومتیں قائم ہوں تو ان کے خلاف جہاد فرض عین ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کے خلاف اپنا جہاد جاری رکھیں اور اس وقت تک جراءت اور بہادری سے لڑیں جب تک کے طاغوتی نظام ٹوٹ کر ختم نہ ہو جائے۔

☆ اگر دنیا کے کسی بھی گوشہ اور خطے میں کفار کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم اور استبداد ہو رہا ہو جیسا کہ عراق، افغانستان، کشمیر، فلپائن، چیچنیا، بوسنیا، پاکستان، افغانستان، سعودی عرب، شام، یمن، مصر اور ایران جیسے ملکوں میں مسلمانوں کو القاعدہ کے نام سے پکڑ کر انہیں قتل اور قید کیا جاتا ہے۔ جب تک ان ممالک کے حکومتی سربراہوں اور کفر کے اماموں کا خاتمہ مجاہدین کے ہاتھوں نہ ہو جائے ان کے خلاف جہاد کرنا فرض عین ہے اور ہر مسلمان مومن پر لازم ہے کہ اس طرح کی حکومتوں کا تختہ الٹ کر اقتدار مسلمانوں کے حوالہ کر دیں۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ (الانفال:39) انہیں (کفار) کو قتل کرو تاکہ فتنے کی جڑ کاٹ دی جائے۔
کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ: قاتلوا ائمۃ الکفر کفر کے سربراہوں کو قتل کر ڈالو۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے کفر کے اماموں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور جو کفر کو اپنے ملک میں لایا ہے اگرچہ وہ اپنے آپ کو مجاہد کیوں نہ کہے ان کا قتل کرنا اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہے۔ آیئے اس فرض کو ادا کرنے کیلیئے طاغوتی نظام اور ان کے حامیوں کے خلاف اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کریں تا کہ پوری اطاعت اللہ کے لیئے خاص ہو جائے۔

☆ کیاہم نے اب تک اپنے مسلمان بھائیوں کا انتقام لیا ہے جو کفارافواج کے ہاتھوں شہید کئے جاچکے ہیں ؟۔نام نہاد مسلم ممالک کے حکمرانوں نے آج تک کتنے مسلمانوں کو پکڑ کر امریکیوں کے حوالہ کیاہے جنہیں شہید کیا گیاہے ؟۔

کیاان کا انتقام لینا ہم پر فرض نہیں ؟۔ کیاان نوجوانوں اور عورتوں کی نجات اور ان کا بدلہ لیناجو امریکیوں کی گوانٹاناموجیل سمیت مختلف جیلوں میں قید ہیں اور وحشی امریکی درندے ان کی عزت و آبرو پر ڈاکہ ڈالتے ہیں کیا ان کو نجات دلانا ہم پر فرض عین نہیں ؟۔

اے تبلیغ کے نام پر بستر اٹھائے کر پھرنے والو! کیاان کی نجات کیلئے سہ روزہ لگاناضروری ہے یاجہاد ؟ اے مدرسین اور علماء حضرات ! کیایہ انتقام اور بدلہ جہاد کے ذریعہ ممکن ہے یادرس تدریس اور وعظ کے ذریعہ ؟ آپ خود فیصلہ کیجئے۔

☆ کفارنے بہت سے معاہدوں کو توڑ ڈالا جن کی واضح مثال مسلمانوں کے سابقہ قبلہ بیت المقدس پر قبضہ کرنا، بابری مسجد کو گرانااور اس پر مندر تعمیر کرنا، اور افغانستان میں مدرسوں اور مسجدوں کو ڈھادینا ہمارے سامنے موجود ہے۔ کیایہ جہاد کے اسباب میں سے نہیں ؟۔ اپنے ضمیر سے پوچھ لیں۔

☆ کفارنے ہر جگہ مسلمانوں پر حملے کئے ہیں۔ برمامیں مسلمانوں پر پہلا حملہ کافروں نے کیاہے اور انہیں پکڑ کر اپناغلام بنارکھا ہیں۔ بوسنیامیں سربیاکے ظالم کفارنے مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ کر ان کے گھروں کو ملیامیٹ کر دیا۔ کشمیری عوام ہندی وحشیوں کے ظلم کی چکی میں پسے جارہے ہیں۔ عراق اور افغانستان امریکی اور اس کے اتحادی فوجیوں کے قبضے میں ہیں اور وہاں کے بے گناہ عوام بموں اور توپوں کے گولوں سے بھونے جارہے ہیں۔ ہمارے ملک میں خود ہمارے ملک کی فوج امریکی افواج کی ڈیوٹی ادا کررہی ہیں، مسلمانوں کو پکڑ کر امریکہ کے حوالہ کرتے ہیں جگہ جگہ مسلمانوں پر حملے کرتے ہیں اسکی وانااور جنوبی وزیرستان واضح مثال ہیں۔ چیچنیاپر روسی سرخ افواج نے قبضہ کررکھاہے، فلسطین اور بیت المقدس پر اسرائیل نے قبضہ کررکھاہے۔ اور فلپائن میں بھی ہمارے بھائیوں پر ظلم ڈھارہے ہیں۔ اس کے بعد بھی جہاد فرض عین ہیں ؟

میں ان ملاؤں، مفتیوں، تبلیغیوں اور ان سارے مسلمانوں سے کہتا ہوں: جو جہاد کو بھول کر آرام سے بیٹھ گئے ہیں۔ اگر تم اپنے بچوں کے دفاع اور حفاظت کی خاطر کسی بھی چیز سے دریغ نہیں کرتے، اگر کوئی تمہارے کتوں اور مرغیوں کو مارڈالے تو سالہا سال تک لڑنے سے گریز نہیں کرتے، اس وقت نہ تو کسی مفتی سے فتویٰ طلب کرتے ہو اور نہ ہی کسی مولوی سے پوچھنا گوارا کرتے ہو۔ لیکن جب جہاد کے فرض عین ہو جانے کی خبر سامنے آجائے تو پھر فتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہو، کبھی کہتے ہو کہ جہاد کیلئے شرعی امیر نہیں اور کبھی کہتے ہو کہ ہم جہاد کے لیئے تیار نہیں، کبھی کہتے ہو کہ ہم کس کی بات مانیں؟ اور کبھی کہتے ہو کہ مسئلہ دعوت اور تبلیغ سے حل ہو جائے گا میں آپ سے درخوست کرتا ہوں کہ جس طرح تم کسی شخص کی دشمنی کے وقت کسی کی نہیں مانتے اسی طرح جہاد کے وقت بھی اللہ اور رسول ﷺ کے علاوہ کسی کے فرامین کو مت مانو جو صراحت سے جہاد کے فرضیت کا اعلان کرتے ہیں۔

☆ کفار نے جن مسلم علاقوں پر قبضہ کیا ہوا ہے کیا ان کی آزادی ہم پر فرض نہیں؟ اندلس (اسپین) جن پر مسلمانوں نے 800 سال حکومت کی تھی اب عیسائیوں نے وہاں مسلمانوں کی حکومت ختم کرکے اپنی صلیبی حکومت قائم کر رکھی ہے، کیا اس ملک کی آزادی ہماری ذمہ داری نہیں؟ کیا ہندوستان، کشمیر، حیدر آباد دکن، افغانستان، پاکستان، نیپال، عراق، مصر، یمن، فلسطین، سویت یونین کی چودہ ریاستیں، بلغاریا، قبرص، حبشہ، سسلی، روسی ترکمانستان، چینی ترکستان، پیرس سے "90 کلو میٹر" کے فاصلے پر واقع فرانسیسی علاقہ، سوئزر لینڈ کے جنگلات اور پہاڑ مجاہدین کے جہادی مراکز تھے، اب یہ تمام علاقے کفار، یہود اور نصاریٰ کے قبضے میں ہیں کیا ان علاقوں کی آزادی ہم پر فرض نہیں؟۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک یہ سارے اسباب و مقاصد حاصل نہ ہو جائے اسوقت تک مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہے۔ اس وقت سینکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں ہماری مسلمان بہن، بھائی کفار کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہ ظلم و ستم کے بھٹی میں جل رہے ہیں کیا اب بھی جہاد نہ کرنے کیلئے کوئی عذر معذرت باقی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ تمام مسلمانوں خصوصاً علما حضرات کے لئے ضروری اور لازمی ہے کہ جہاد کیلئے نکل جائیں اور اپنے ان ازلی دشمنوں سے قتال کریں جو مسلم علاقوں پر قبضہ کرکے اہل اسلام کی عزت و آبرو کو پامال کر رہے ہیں۔ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں بے گناہ لوگو کو شہید اور سینکڑوں کی تعداد میں زخمی کر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ کفار کو ایسی عبرتناک شکست دیں جس طرح کہ ہمارے نبی محمد ﷺ، اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور صلاح الدین ایوبی، طارق بن زیاد احمد شاہ ابدالی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دوسرے سلف نے شکست دی تھی۔

☆☆☆☆



Website: http://www.muwahhideen.tk
Email : info@muwahhideen.tk